بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

جلد ۴ | امرتسر یکم نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۷

بیٹے کا قصور ہی یا باپ کا؟

ڈاکٹر بشارت احمد کو جواب

منجانب

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

لاہوری جماعت اصل مرکز سے کچھ ایسی دور ہو رہی ہے جیسے آریہ ویدک دھرم سے۔ حقیقت میں ان کا قصور نہیں، قادیانی مرکز ہی کچھ ایسا ضعیف البنیان ہے کہ کسی سلیم العقل کا دل اس پر مطمئن نہیں ہو سکتا۔ آج ہم ایک مضمون نقل کرتے ہیں جو ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری جماعت کے بڑے لیڈر کا ہے۔ ہم حیران ہیں، مضمون ایسا عجیب ہے کہ مفہوم کے لحاظ سے بڑے حضرت مرزا صاحب متوفی کے خلاف ہے اور انداز بیان میں بالکل مرزا صاحب کے مطابق یعنی سوقیانہ جیسا کہ بڑے حضرت غصے میں لکھا کرتے تھے۔

خیر اس سے ہمیں چنداں سروکار نہیں، ہم وہ مضمون ناظرین تک پہنچاتے

ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ امت مرزا کی دو جماعتوں قادیانیہ اور لاہوریہ میں نبوتِ مرزا کا مسئلہ عرصہ سے متنازعہ چلا آرہا ہے۔ اس کے متعلق سوال و جواب کا مضمون بہت لطیف ہے۔

کسی قادیانی پر سوال ہوا کہ نبوت اگر کسبی ہے تو ہر نیک انسان کو ملنی چاہیئے۔ کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب اکیلے خلعت نبوت سے مفتخر ہوئے اور کوئی کیوں نہیں ہوا کیا ان کے سوا کوئی اور شخص نیک صالح نہیں ہوا؟ اس کا جواب قادیانی ممبر نے جو دیا ڈاکٹر بشارت احمد اس کو نقل کرکے اظہار رائے کرتے ہیں اور کس خوبی سے کرتے ہیں۔ وہ مضمون پیغام صلح لاہور میں چھپا ہے جو یہ ہے۔

"ایک محمودی (قادیانی) علامہ نے جھلا کر فرمایا ہے کہ خدا نے جو قرآن میں وعدہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ یعنی خدا نے تمام مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم میں سے جو بھی ایماندار اور نیک عمل ہونگے ان کو میں ضرور خلیفے بناؤنگا۔ اور چونکہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف چار ہی خلیفے ہیں یا زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود کو شامل کرکے پانچ خلیفے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں نیک عمل مومن صرف چار یا پانچ ہوئے ہیں باقی نعوذ باللہ سب کے سب بے ایمان۔ اور بدعمل۔ جیسے یہ غلط ہے اسی طرح مسیح موعود کے نبی بننے سے دوسرے لوگ بے ایمان اور بدعمل کیسے بن سکتے ہیں؟

جواب:۔ کیا کہنے ہیں اس نعوذ باللہ کے۔ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہنے والے اور اس پر فخر کرنے والے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں تمام مسلمانوں کو بے ایمان اور بدعمل کہنے والے اپنی مطلب برآری کے وقت کیا "نعوذ باللہ" کی تسبیح پھیرتے ہیں۔ گویا دوسرے مسلمانوں کو بے ایمان کہتے وقت ان کا کلیجہ خشیت اللہ سے کانپ رہا ہے۔ چشم بد دور یہ قوم سلامت رہے اور نظر بد سے محفوظ رہے تو انکشافات علمی کے ڈھیر لگ

جائینگے جو معقولیت کی جھاڑو سے سمیٹے نہ سمٹ سکیں گے اور صداقت کے پانی سے دھوئے نہ دُھل سکیں گے

وعدہ الٰہی کی حقیقت محمودی نقطہ نگاہ سے اسی سوال پر غور کرنے سے عجیب دغریب انکشافات ہوتے ہیں سیجئے ایک نیا نکتہ سنئے کہ خلافت بھی نبوت کی طرح انسانی ترقی کا ایک درجہ ہے۔ خدا نے مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ تم میں سے جو ایمان لائیگا اور نیک عمل کریگا ہم اسے بس خلیفہ بنا دینگے۔ ہزارہا لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے مگر خدا نے خلیفہ بنایا کسی کو بھی نہیں سوائے چار کے۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کے یا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے۔

سوال ہوتا ہے کہ :۔ صاحب! وعدہ کر کے پھر کیوں نہ بنایا؟

جواب :۔ نہ بنایا۔ دل کی خوشی۔ کیا کسی کا دینا آتا ہے؟

سوال :۔ ارے صاحب وعدہ کر کے پھر ایفا نہ کرنا یہ تو خلاف اخلاق فاضلہ ہے؟

جواب :۔ اخلاق فاضلہ کیا بلا ہوتی ہے جب دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں وعدے کر کے مکر جاتی ہیں۔ شعراء اپنے محبوبوں کی وعدہ خلافیوں کو فخریہ بیان کرتے ہیں تو ہم بھی تو شہنشاہ اعظم اور محبوب حقیقی ہیں ہم وعدہ کر کے ایفاء نہ کریں تو کیا استبعاد لازم آتا ہے؟

نعوذ باللہ من ھٰذہ الھفوات۔

اب اس آیت کو پیش کر کے محمودی علامہ نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ جسطرح خدا نے مسلمانوں میں سے ہر ایک سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم ایمان لاؤ گے اور نیک عمل کرو گے تو ہم تمہیں خلیفہ کا مرتبہ عنایت کر دینگے۔ لیکن خلیفہ ولیفہ بنایا کسی کو بھی نہیں۔ وعدہ طاق پر دھرا رہا۔ مشکل سے چار یا پنج کو بنا کر باقی سب کو سوکھا ٹرخا دیا۔ اسی طرح مسلمانوں سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ تم جب

ترقی کے آخری درجہ پر پہنچو گے تو تم کو نبی بنا دینگے۔ لیکن جب وہ بیچارے مصائب اُٹھا اُٹھا کر نیکیاں کر کر کے اس آخری درجہ ترقی پر پہنچ گئے تو نبی وبی کسی کو بھی نہ بنایا۔ تیرہ سو برس بعد ایک (مرزا) کو نبی بنا کر باقی سب کو سوکھا ٹرخا دیا۔ گویا یہ جو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہ بنا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ مسلمانوں نے ترقی کے اس آخری درجہ کو نہ پایا، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کا وعدہ ہی ایسا ہوا کرتا ہے وہ وعدہ کر تو چھوڑتا ہے سب سے لیکن نباہتا کسی سے بھی نہیں سوائے ایک آدھ کے۔ ترقی کے اس آخری درجہ پر پہنچے تو بہتیرے مگر خدا نے نبی بنایا کسی کو بھی نہیں۔ گویا صفات باری تعالےٰ اور اخلاق الٰہیہ میں سے ایک صفت اس کی اور ایک خُلق اس کا وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی ہے نعوذ باللہ منہا۔ جس کے ماتحت وہ وعدے کر کر کے مکر جاتا ہے۔ عہد کرتا ہے اور اس کا ایفا نہیں کرتا۔ یہ ہے وہ لطیفہ معرفت اور دقیقہ حکمت جو خلافت محمودیہ کے نمک خواروں کے دماغ سے نکل کر رونق افزائے عالم سفلی ہوا ہے۔" (پیغام صلح ۳۔ ستمبر ۳۲ء صفحہ ۹)

مرقع اس جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو الزام میاں محمود خلیفہ قادیان پر لگایا ہے سچ تو یہ ہے کہ ان پر نہیں بلکہ بڑے حضرت مرزا صاحب متوفی پر ہے جنہوں نے وعدہ الٰہی کو قطعی مان کر بھی متخلف قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:-

"اے نادان کیا تو یونسؑ کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ یونس کی پیشگوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی تب بھی توبہ و استغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدائے تعالےٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائیگی۔ مگر کیا وہ اسی پیشگوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہو گئی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۶/۱۸۷)

ناظرین! دیکھئے کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ خدا کا قطعی وعدہ تھا کہ ضرور چالیس دن کے اندر (قوم یونس) ہلاک ہو جائیگی۔ لیکن ہوا کیا؟ عذاب ٹل گیا اور وہ بچ گئے

کیا وہ قطعی وعدہ غلط نہ ہوا؟

یہ تو ہے آپ کے مسیح موعود کی تحریر پر اعتراض۔ مگر ہم بتاتے ہیں کہ وعدہ الٰہی غلط نہیں ہوا، خیریت سے مرزا صاحب کا فہم غلط ہے۔ قرآن مجید میں جتنے عذابوں کے وعدے آئے ہیں سب کفر اور بداعمالی پر آئے ہیں۔ جب کفر اُٹھ گیا تو عذاب بھی اُٹھ گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

فَلَوْلَا کَانَتْ قَرْیَۃٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَھَا اِیْمَانُھَا اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (پ ۱۱ ع ۱۵)

"یعنی کوئی قوم بھی ایسی نہ ہوئی جو آخری وقت ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کو مفید ہوا ہو۔ ہاں حضرت یونس کی قوم بیشک ایسی ہوئی کہ جب وہ اخیر وقت ایمان لے آئے تو ہم (خدا) نے ان سے عذاب دور کر دیا۔ یعنی ان کو عذاب میں نہ پھنسایا"

بس اس کے سوا کوئی آیت ایسی نہیں جس سے وہ بات ثابت ہو جو مرزا صاحب نے تحریر کی ہے۔ دونوں گروہوں میں جس کو معلوم ہو وہ بتا دے۔

قادیانی نبی کی غلط بیانیاں

(از سید محمد حسن شاہ صاحب ۔ مالاکنڈ)

اخبار "الفضل" مورخہ ۲۱۔ اگست ۳۲ء کے صفحہ ۹ پر جو مضمون عبدالغفور صاحب مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اس میں گو احمدیت کی لاہوری شاخ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں چندایک امور ایسے ہیں جن کی صداقت ہمارے دل میں بھی کھٹکتی ہے۔ اسلئے امید ہے کہ قادیانی مسیح کے حواری اس طرف متوجہ ہو کر اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینگے۔